قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب

جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: الاستاذ عبدالقادر احمد عطا ترجمہ: سید حامد عبدالرحمٰن الکاف

سورتوں کی ترتیب کے سلسلے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے انجام پائی ہے۔ یا پھر وہ صحابہؓ کے اجتہاد کا نتیجہ ہے۔ یہ (اختلاف) اس اجماع کے بعد ہوا کہ آیات کی ترتیب توقیفی ہے یعنی اللہ کی طرف سے ہے اور یہ بات اس کے ایک قطعی حکم قرار پانے کے بعد ہوئی ہے۔ دوسرے موقف یا مذہب کی طرف (یعنی سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کے اجتہاد کا نتیجہ ہے) کچھ حضرات گئے ہیں جن میں مالک اور ابوبکر الباقلانیؒ ان کے ایک قول کے مطابق بھی شامل ہیں۔ رہے ابن فارس تو وہ پورے حزم و جزم کے ساتھ اس کے قائل ہیں۔

اس ضمن میں جس امر سے استدلال کیا جاتا ہے وہ سلف کے مصاحف میں سورتوں کی ترتیب میں اختلاف کا پایا جانا ہے۔ ان حضرات[۱] میں سے بعض نے اس (یعنی مصحف) کو نزول کے اعتبار سے ترتیب دیا جیسا کہ مصحف علیؓ ہے۔ اس مصحف کی ابتداء "اقراء" سے ہوا کرتی تھی۔ پھر باقی سورتیں ان کی مکی اور مدنی نزول کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔ اس کے بعد مصحف ابن مسعودؓ کی باری آتی ہے جس میں پہلی سورت "البقرہ" تھی پھر "النساء" اور اس کے بعد "آل عمران" (مصحف عثمانیؓ) سے شدید اختلاف کے ساتھ۔ اسی طرح مصحف ابی بن کعب اور دیگر مصاحف کا حال ایسا ہی تھا کہ جیسا کہ میں نے "الاتقان" میں واضح کیا ہے۔ ابن اشتہ کی کتاب میں خود ان کی سند سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ انہوں نے تدوین قرآن کے وقت حکم دیا کہ طویل سورتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رکھیں۔ [۲]

بعض حضرات پہلے موقف کی طرف گئے ہیں جن میں قاضی ابوبکر الباقلانی ایک قول کے

مطابق بھی شامل ہیں۔ ابوبکر ابن الانباری نے نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن کو دنیا کے آسمان پر نازل کردیا پھر اس کو بیس برس سے کچھ زیادہ مدت میں تھوڑا تھوڑا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ کبھی کوئی سورت کسی خاص واقعہ کے پیش آنے کی وجہ سے نازل ہوئی تو کوئی کسی سوال کرنے والے کے جواب کے طور پر نازل ہوئی۔ پھر جب جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جگہ اور مقام سے آگاہ کرتے جہاں اس سورت یا آیت کو رکھا جانا چاہئے تھا۔ اس لئے سورتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ متسق، منسق اور منظم ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ آیات اور حروف کا ایک دوسرے سے مربط ہونا ہے۔ یہ سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اور آپ کے حکم سے ہوا ہے۔ اس لئے کسی نے کسی سورت کو آگے پیچھے کیا تو گویا اس نے نظم قرآن کو خراب کیا۔ ۳

الکرمانی نے ''البرہان'' میں لکھا ہے: سورتوں کی ترتیب، جس طرح کے وہ موجود مصحف میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوح محفوظ میں ہے۔ وہاں وہ اسی ترتیب سے ہے (کیونکہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے آگے وہ کچھ پیش فرماتے جو آپ کے ہاں جمع ہو جاتا۔ آپ نے جس سال وفات پائی اس سال آپ نے قرآن کو دوبار (جبرائیل کے آگے) پیش کیا۔ ۴ یہی بات الطیبی نے کہی ہے۔

ابن الحصار ۵ کا کہنا ہے: (سورتوں کی ترتیب ۶ اور آیات کو ان کی جگہوں پر رکھنا صرف وحی کے ذریعہ ہوا ہے۔)

البیھقی نے ''المدخل میں کہا ہے: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں قرآن کی سورتیں اور آیات اسی ترتیب پر مرتب تھیں سوائے سورۃ الانفال اور برأت کے جن پر کلام آگے آرہا ہے۔

ابن عطیہ کا میلان اس طرف ہے کہ بہت سی سورتوں کی ترتیب۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں معلوم ہو چکی تھی مثلاً سات لمبی سورتوں کی مثلاً حوامیم (حم کی جمع) اور مفصل۔ ان

کے ماسواء جو کچھ بھی ہے ان کے بارے میں یہ امر ممکن ہے کہ آپؐ نے (ان کی ترتیب کا معاملہ) آپ کے بعد امت کے حوالے کر دیا ہو۔

ابوجعفر بن الزبیر کا کہنا ہے: روایات اس امر کی بکثرت شہادت دیتی ہیں کہ جو بات ابن عطیہ نے نصاً کہی ہے وہی صحیح ہے۔ اس کے بعد بہت کم باقی رہ جاتا ہے جس میں اختلاف کی گنجائش ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی بناء پر کہ (الزھراوین: البقرہ اور آل عمران کو پڑھو جن کی روایت مسلم نے ۷ کی ہے اور جیسا کہ سعید بن خالد کی روایت میں آیا ہے کہ آپ نے سات لمبی سورتوں کی تلاوت ایک رکعت میں کی اور یہ کہ آپ مفصل کو ایک رکعت میں جمع کیا کرتے تھے۔ اس کی تخریج ابن ابی شیبہ نے کی ہے ۸ اور آپ جب بستر پر لیٹ جاتے تو قل ھواللہ اور المعوذتین تین بار (الفلق والناس) پڑھا کرتے تھے۔ اس کی روایت بخاری نے کی ہے ۹ اس میں آتا ہے کہ آپ نے بنی اسرائیل الکھف، مریم طٰہٰ اور الانبیاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ قدیم ابتدائی (مکی) دور میں نازل سورتیں ہیں اور یہ کہ وہ مجھ پر نازل کردہ قدیم سورتیں ہیں ۱۰۔

ابوجعفر النحاس نے کہا ہے کہ مختار مسلک یہ ہے کہ سورتوں کی تالیف، اس ترتیب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یا آپ کے حکم سے ہوئی، اس حدیث کی بناء پر کہ مجھے تورات کی جگہ سات طویل سورتیں اور انجیل کی جگہ المثانی دی گئیں اور مفصل کے ذریعہ مجھے فضیلت دی گئی۔ اس کی روایت احمد اور دیگر حضرات نے کی ہے ۱۱۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کی تالیف کا ماخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور وہ اس وقت سے ایسی ہی ہے۔ حافظ ابن حجر کا کہنا ہے: اکثر سورتوں کی ترتیب توفیقی ہے یعنی اللہ کی طرف سے ہے احمد اور ابوداؤد کی اس حدیث کی بناء پر جس کی روایت اوس الثقفی نے یہ کہہ کر کی ہے کہ: میں وفد ثقیف میں شامل تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر قرآن کی ایک حزب نازل ہوئی تو میں نے ارادہ کیا کہ (آپ لوگوں سے ملنے کے لئے) باہر نہ آؤں جب تک کہ اس کو پورا نہ کر لوں۔ اوس نے کہا: ہم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا اور کہا: آپ حضرات کس

طرح قرآن حزب بناتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اور تیرہ سورتوں سے ایک حزب بناتے ہیں۔ اب رہی حزبِ مفصل تو وہ سورۃ ق سے ختم قرآن (سورۃ الناس) تک ہے۔ ۱۲

انہوں نے یعنی ابن حجر نے کہا: یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سورتوں کی وہ ترتیب جس پر مصحف اس وقت مشتمل ہے وہی ہے جو نبیؐ کے زمانے میں تھی۔

بعض لوگوں نے کہا ہے۔ مصحف میں سورتوں کی ترتیب (ان کو ان کی جگہوں پر رکھنے کے معنی میں) کے اسباب ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ توفیقی ہے جس کا حکم حاکم یعنی اللہ کی طرف سے صادر ہوا ہے، اس لئے کہ:

اولاً: حروف کے لحاظ سے حوامیم (جمع حم اور الم (الف لام میم) والی سورتوں کا حال ہے۔

ثانیاً: سورت کے آخری حصہ کا اس کے بعد کی سورت سے موافقت رکھنا ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ کے آخری حصہ کا معنوی اعتبار سے البقرہ کے ابتدائی حصہ سے (موافقت رکھنا ہے)۔

ثالثاً: الفاظ کا (ہم) وزن (ہونا) جیسا کہ سورہ تبت کا آخری لفظ (مسد) اور سورہ اخلاص کا پہلا لفظ (احد) یعنی اختتام آیات پر الفاظ کا ہم وزن ہونا۔

رابعاً: کسی سورت کا بحیثیت مجموعی دوسری سورت سے مشابہ ہونا جیسا کہ والضحیٰ اور الم نشرح۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تم کسی سورت کے افتتاح پر عبرت کی نظر ڈالو تو تم دیکھو گے کہ وہ اس سے بدرجہ اتم مناسبت رکھتا ہے جس پر اس سے پہلے سورت کا خاتمہ ہوا

تھا۔ یہ امر کبھی چھپ جاتا ہے تو کبھی ظاہر ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا۔ کیوں البقرہ اور آل عمران کو پہلے جگہ دی گئی جبکہ مکہ میں ان سے پہلے ۸۶ سے کچھ زیادہ سورتیں نازل ہو چکی تھیں جبکہ وہ مدینہ میں نازل ہوئیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان کو اس سےپہلے جگہ دی گئی کیونکہ قرآن کی تالیف اس ہستی کے علم کے مطابق ہوئی ہے جس نے بذات خود اس کی تالیف کی ہے۔ وہ اپنے علم کے باوجود اس حقیقت پر متفق ہو گئے۔ یہ وہ بات ہے جس پر یہ بحث ختم ہوئی ہے اور اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا ہے۔ [۱۳]

اگر تم نے کہا کہ: اس سلسلے میں تمہارے پاس کیا رائے ہے تو کہا جائے گا کہ میرے پاس جو کچھ بھی ہے اس میں پہلے تو یہ ہے کہ: اختلاف کی جگہ کا تعین کیا جائے اور یہ کہ (اس اختلاف کا تعلق) چار قسم کی سورتوں کی ترتیب سے ہے اب رہا ان چار قسم کی سورتوں کا معاملہ تو وہ یہ ہے: لمبی سورتوں کو پہلے جگہ دینا پھر سو آیتوں والی سورتوں کو رکھنا اس کے بعد مثانی یعنی دو دو سورتوں اور آخر میں مفصل اس کے بارے میں یہ کہنا مناسب ہے کہ یہ امر قطعی طور پر توقیفی یعنی اللہ کے حکم پر مبنی ہے۔ اور یہ کہ اس پر اجماع کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے اگر چہ کہ اس میدان میں کسی نے مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی ہے لیکن یہ بات کہنے پر مجھے دو امور نے مجبور کیا ہے۔

پہلے محرک وہ احادیث میں جو ابھی ابھی گزر چکی ہیں اور ابن عباسؓ کی وہ حدیث ہے جو سورۂ انفال کے ضمن میں آگے آرہی ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ مصاحف کی ترتیب میں جو اختلاف واقع ہوا ہے اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ یہ موجود ہے مثلاً کہ ابی بن کعبؓ اور ابن مسعودؓ کی دونوں ہی مصحفوں میں لمبی سورتوں کو پہلے جگہ دی گئی پھر مثانی کی باری آئی اور پھر مفصل جیسا کہ (خود) مصحف عثمانی کا حال ہے البتہ ان کے درمیان اختلاف ہر قسم کی سورتوں کی ترتیب میں تھا جیسا کہ میں نے ''الاتقان'' میں ذکر کیا ہے [۱۴]

اگر یہ طے ہو جائے اور ہم اختلاف کے موضوع پر غور کریں تو میرے نزدیک وہی امر قابل اختیار ہے جس کی طرف بیہقی نے اشارہ کیا ہے اور وہ یہ کہ ہر سورت کی ترتیب توقیفی ہے سوائے سورت سورۂ انفال اور سورۂ براۃ کے۔

اس پر جو بات دلالت کرتی ہے اور اس کی تائید بھی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ حوامیم اور الر (الف لام میم را) والی سورتوں کا ایک دوسرے کے پاس آنا۔ اور ان سورتوں کے درمیان فاصلہ ہونا جن میں سبح کا ذکر آیا ہے یعنی المسبحات اور طس کا القصص سے پہلے وارد ہونا ہے کیونکہ اس کے ذریعے یعنی طس النمل کے ذریعے، دو ایسی سورتوں کو یعنی طسم الشعراء اور طسم القصص کو جو مطلع (ابتداء) اور طول میں ہم صورت اور ہم شکل واقع ہوئی ہیں، جیسا کہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح جب کیا جاتا ہے۔ الانفطار اور الانشقاق کے درمیان المطففین کو جگہ دے کر کیونکہ وہ مطلع اور مقصد (محور/مرکزی مضمون/عمود) میں ہم صورت اور ہم شکل ہیں۔ اور اس سے طویل بھی ہیں۔ اگر (یہ ترتیب) توقیفی نہ ہوتی، کسی حکمت کی بناء پر ہوتی تو مسبحات کو ایک دوسرے کے بعد آنا چاہئے تھا اور طس اور القصص کے بعد ہونا چاہئے تھا اور المطففین کو یا تو آگے یا پھر پیچھے ہونا چاہئے تھا۔

میں یہاں کسی چیز کے خلاف نہیں جا رہا ہوں سوائے اس اختلاف کے جوابی اور ابن مسعود کی مصحفوں میں پایا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ توفیقی ہوتیں تو ان دونوں میں اختلاف بھی نہ ہوتا جیسا کہ ان کے درمیان آیتوں کی (ترتیب) میں اختلاف واقع نہیں ہوا ہے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نفیس جواب سے سرفراز فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن میں بکثرت نسخ رسم (تلاوت کے اعتبار سے) واقع ہوا ہے یہاں تک کہ پوری کی پوری سورتیں اور بکثرت آیات (منسوخ الرسم) قرار پائی ہیں یعنی ان کے لکھنے کو ممنوع اور منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ امر ناگزیر ہے کہ ترتیب عثمانی (سیدنا عثمانؓ) پر رائے

قرار پائی ہو جب (اس ترتیب) کو آخری بار (صحابہؓ) کے سامنے پیش کیا گیا۔ جیسا کہ ان قرأت کا معاملہ ہے جو ان کی مضمون میں پائی جاتی ہیں اور یہ بات کہ (فلاں اور فلاں سورتوں اور فلاں اور فلاں آیات کے لکھنے کو ممنوع اور منسوخ قرار دیا گیا ہے) ابی اور ابن مسعود تک نہیں پہونچی۔ اس کے علاوہ ان قرأت کے منسوخ قرار پانے کا علم بھی ان کو نہیں ہوا ہوگا جو ان دونوں حضرات کے مصحف میں پائی جاتی ہیں اور جو مصحفِ عثمانی کی قرأت سے ہیں۔ اسی وجہ سے ابی نے اپنی مصحف میں سورۃ الحفد (ال ح ف د) والخلع کو شامل رکھا جبکہ وہ (اس آخری جلسے (Reading) میں) منسوخ قرار پا چکی تھیں۔[۱۴]

حاصل کلام کے طور پر میں کہتا ہوں ہر مصحف کی ترتیب کہنے اور واقف کرانے سے ہوئی ہے۔ یعنی یہ سورت بیان اور وہ وہاں رکھو۔ آخری بار جب (صحابہؓ کے آگے) پیش کی گئی تو رائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت پر قرار پائی اور ان لوگوں نے (اس کی) ترتیب اس علم کے مطابق دی جو ان کے پاس تھا اور یہ بات (ان تک) نہیں پہنچی جس پر رائے قرار پائی تھی جیسا کہ انہوں نے ان منسوخ قرأت کو اپنے مصاحف میں برقرار رکھا اس حکم کی بناء پر کہ یوں پڑھو اور یوں ان کو لفظاً ادا کرو۔ آخری بار جب مصحف (صحابہؓ کے آگے) پیش کیا گیا تو اسے منسوخ قرأت (کو منسوخ قرار دیتے ہیں قرار پکڑی مگر (ان حضرت کو یعنی ابی اور ابن مسعود کو) اس نسخ (قرأت) کی خبر نہیں ہوئی یعنی ان کو قرأت کی منسوخ کی خبر نہیں ہوئی جو مصحف کے آخری بار پیش کئے جانے بعد منسوخ قرار پائی تھیں۔

(تناسق الدرر فی تناسب السور۔ الامام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطیؒ۔ محققانہ مطالعہ: جناب عبدالقادر احمد عطا۔ دارالکتاب العلمیۃ۔ بیروت۔ (۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷ء ص ۵۷۔ ۷۱)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ مصاحف میں اختلاف کے لئے دیکھئے: الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ۱/۵۱ و ۱۱

تقان: ۱/ ۲۱۶ - ۲۱۷ - اس میں کہا گیا ہے کہ ابن فارس پورے حزم کے ساتھ کہتے ہیں کہ طویل اور ایک سو سے زیادہ آیات پر مشتمل سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مرتب ہوئی تھیں ۔ یہی کچھ حال مفصلات کا بھی ہے ۔ اب رہا ایک مجموعہ کے بعد دوسرے مجموعہ کو رکھنے کا مسئلہ تو صحابہؓ نے طے کیا ہے ۔

۲ دیکھئے الاتقان : ۱/ ۲۱۷ ۔ اسماعیل بن عباس کے واسطے سے ابو محمد القریشی تک ۔ سمائیل کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ۔ دیکھئے : الضعفاء من اسمہ، اسمعیل ۔ ابن اشتہ کا نام محمد بن عبداللہ بن اشتہ ہے ۔ وہ عربی زبان اور قرأت کے عالم تھے ۔ انہوں نے مصاحف اور شاذ قرأت کے بارے میں مؤلفات چھوڑی ہیں ۔ ان کی وفات ۳۱۷ ھ میں ہوئی ۔ (طبقات القراء: ۲/ ۱۸۴)

۳ ۔ الجامع لاحکام القرآن : ۱/ ۶۰ اور اسرار التکرار فی القرآن ص ۲۳ اور الاتقان : ۱/ ۲۱۷

۴ ۔ الکرمانی کا نام محمود بن حمزہ بن نصرہ ۔ ان کی کتاب ''البرھان'' کو ہم نے ''اسرار التکرار فی القرآن'' کے نام سے دارالاعتماد، القاہرہ سے شائع کیا ہے ۔ دیکھئے ص ۲۳

۵ ۔ ابن الحصار کا نام علی بن محمد بن محمد بن ابراھیم الخزرجی الاشبیلی ہے ۔ ان کی مؤلفات میں اصول الفقہ اور الناسخ والمنسوخ شامل ہیں ۔ ان کا انتقال ۶۱۱ ھ میں ہوا (التکملة لابن الأبار ص ۷۸۷)

۶ ۔ قوسین کی عبارت کا اضافہ ہم نے الاتقان: ۱/ ۲۱۷ سے کیا ہے ۔

۷ ۔ اس کی روایت مسلم نے فضائل القرآن میں لمبے انداز میں کی ہے ابو امامہ الباھلی کے واسطے سے ۲/ ۹۱۳ اور ابوداؤد نے مختصراً روایت کی ہے: ۱/ ۸۸ ۔ ۸۹ اور الہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البقرہ، آل عمران اور النساء کی تلاوت کی: ۲/ ۲۷۲ ۔ اس روایت کو انہوں نے

ابویعلی کی طرف منسوب کیا ہے۔

۸۔ السبع الطوال کی حدیث کی روایت الھیثمی نے مجمع الزوائد میں اس لفظ سے کی ہے جس نے سات طویل سورتوں کو ان کے مطالب اور معانی کے ساتھ حاصل کیا تو وہ اس کے لئے خیر ہوگا۔ (۷/۱۶۲۔۱۶۲۔۱۷۲) حدیث، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مفصل ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے، روایت مسلم نے فضائل القرآن: ۲/۱۰۴ میں طویل انداز میں (تلاوت فرمائیں) اور بخاری نے اس کی تخریج (۷/۲۴۰) میں کی ہے اور اس میں آیا ہے کہ مفصل میں سے ۱۸ سورتیں آپ نے تلاوت فرمائیں۔

۹۔ بخاری نے اس کی تخریج التفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی ہے: ۹/۲۴۰ اور ترمذی نے تفسیر میں: ۳۴۷۹۔۳۴۸۔ دیکھئے ترمذی بتحفہ الاحوذی۔ اس میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ جمع فرماتے اور ان پر پھونکتے اور اپنے جسم مبارک کے ان حصوں پر انہیں پھیرتے جن تک ان کو پہنچنا ممکن ہوتا۔

۱۰۔ امام احمدؒ نے اس کی تخریج اپنی مسند میں واثلہ بن الاسقع کے ذریعے کی ہے: ۳/۱۲۴ اور الھیثمی نے مجمع الزوائد میں: ۷/۱۵۸ اور اس کو طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کی روایت واثلۃ اور ابوامامہ کے ذریعے کی ہے۔

۱۲۔ ابوداؤد: ۱/۱۴۰ اور اس میں آیا ہے۔ اور حزب المفصل صرف۔ امام احمد کی سند میں ہے: ۵/۴۳۔ اصلاً یہ حدیث مضطرب ہے۔ ہم نے اس کی تصحیح ابوداؤد کی مدد سے کی ہے۔

۱۳۔ اس جز کی روایت قرطبی نے اپنی تفسیر: ۱/۵۲ میں کی ہے اور اس کو ابن وہب کی جامع کی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ نص اپنی اصل یعنی جامع ابن وہب میں مضطرب ہے۔ ہم نے اس کو قرطبی کی مدد سے درست کیا ہے۔

۱۴۔ الاتقان: ۱/۲۲۳ اور ۲۲۷ ابن اشتۃ کی کتاب ''المصاحف'' کے حوالے سے وہ وتر کے قنوت کی دو سورتیں تھیں۔ الحسن ابن المنادی نے اپنی کتاب ''الناسخ والمنسوخ'' میں لکھا ہے کہ یہ دو قنوت وتر دو سورتیں ہیں جن کی کتابت تو منسوخ قرار دی گئی مگر دلوں سے ان کا حفظ نہیں مٹایا گیا۔

ان کو خلع وحفد کی سورتوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (الاتقان: ۳/ ۵۸) اور وہ یہ ہیں: **اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعیٰ ونحفد ونرجو رحمتک ونخشیٰ عذابک ان عذابک بالکفار ملحق** : اے اللہ! ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور آپ ہی سے استغفار کرتے ہیں اور آپ ہی کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا شکر کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ان سے قطع تعلق کرتے ہیں اور ان کو ترک کر دیتے ہیں جو آپ کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔ اے اللہ! ہم صرف آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور آپ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لپکتے ہیں اور دوڑتے ہیں آپ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیونکہ آپ کا عذاب کافروں کو اپنی گرفت میں لینے والا ہے۔

بچوں کے حقوق اور ان سے حُسنِ سلوک سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(زیرِ طبع)